دفتر برائے تعلقات عامہ و میڈیا کو آرڈی نیشن
نئی دہلی
پریس ریلیز
16 اکتوبر 2020

**معاصر دنیا میں مطالعاتِ چین کی اہمیت پر جامعہ ملیہ اسلامیہ میں بین الاقوامی آن لائن کانفرنس کا انعقاد**

جامعہ ملیہ اسلامیہ ایم ایم اے جے اکیڈمی آف انٹرنیشنل اسٹڈیز کے یو جی سی چائنا اسٹڈیز سنٹر نے 13-14 اکتوبر 2020 کو "عصری دنیا میں مطالعاتِ چین کی اہمیت" کے موضوع پر ایک دو روزہ بین الاقوامی آن لائن کانفرنس کا انعقاد کیا۔ ہندوستان اور بیرون ملک بشمول جنوبی افریقہ ، افغانستان ، تائیوان ، بوسنیا ، برازیل ، کولمبیا ، کوٹ ڈی آئوائر ، جے این یو ، بی ایچ یو ، دہلی یونیورسٹی ، آئی آئی ٹی دہلی ، سنٹرل یونیورسٹی آف گجرات ، دون یونیورسٹی ، مہاتما گاندھی انتر راشٹریہ ہندی وشواویالیہ ، شیو نادر یونیورسٹی ، اور تھنک ٹینکس جیسے آئی ڈی ایس اے ، آئی سی ڈبلیو اے ، او آر ایف ، آئی سی ایس سے وابستہ محققین و ماہرین نے کانفرنس میں مقالے پیش کیے۔

پروفیسر اجے درشن بہیرا ، آفیشیٹنگ ڈائریکٹر ، ایم ایم اے اے ایس آئی ایس نے اپنے تعارفی کلمات میں شرکاء اور مقررین کا خیرمقدم کیا۔ انہوں نے عالمی نظم و ضبط میں چین کی اہمیت اور آزادی کے بعد عالمی نظام میں ہندوستان اور مطالعاتِ چین کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

کانفرنس کی کنوینر سیلی چٹرجی اور اسسٹنٹ پروفیسر ، چائنا اسٹڈیز نے مغربی دنیا اور ہندوستان میں مطالعات چین اور کانفرنس کے مرکزی خیال کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ سرد جنگ کے بعد کے دور میں ایریا اسٹڈیز کے فریم ورک کے تحت انہوں نے چین کے مطالعے کے لئے موجودہ یورو مرکزیت کے موجودہ طریقوں کے متوازی ، ہندوستان کے لئے چین کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک نئے علمی شعبے کی تشکیل اور تعاون کی بات کہی۔

مرکزی مقرر پروفیسر بی آر۔ دیپک ، جے این یو نے کہا کہ علاقائی تحقیق نے بطور نظم و ضبط مشترکہ تجربات کو خطوں کے ساتھ جوڑا ہے ، اس نے خود ہی کوئی مخصوص نظریہ تیار نہیں کیا ہے ، اس کے بجائے متعدد سماجی سائنس کے مضامین سے نظریات لیا ہے۔ لہذا ،علاقائی تحقیق کے لئے مطالعہ لازمی ہے۔ اس مخصوص جغرافیہ کی زبان اور ثقافت جو خطے کا تجزیہ اور مطالعہ کرنے کی ہماری صلاحیت کو بڑھا سکتی ہے۔ اس تناظر میں ، انہوں نے متنوع صنفوں اور مضامین سے نہ صرف انگریزی زبان بلکہ ہندوستانی زبانوں میں بھی چینی زبان کی عبارتیں پیش کرکے چین پر اپنے علمی اساس کے توسیع کی ضرورت پر زور دیا۔

بین الاقوامی نظام میں چین کے عروج کو ایک بڑے کردار کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ چینی قوم پرستی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو چینی تاریخ میں پہلی بار اپنے آپ کو دکھا رہا ہے۔ دنیا کے بہت سارے مقررین نے اپنے مختلف خطوں میں چین کے اثر و رسوخ اور اس کے پھیلاؤ کی وجوہات پر بحث کی۔ اس معاہدے پر اتفاق ہوا تھا کہ چین کی دنیا کے ساتھ مشغولیت کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ لہذا ، چین کے بارے میں ایک تاریخی اور عصری تناظر میں گفتگو کی ضرورت ہے۔ تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ہندوستان اور چین کے تعلقات کے تاریخی تناظر پر نظر ثانی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ تائیوان سے تعلق رکھنے والے اسکالرز نے چین کے مطالعے کے سلسلے میں تائیوان کی ہندوستان کے ساتھ تعاون کرنے اور اس کی اہمیت پر جنوبی ایشیا میں چین کے زیرقیادت مختلف اقدامات اور بڑے پیمانے پر ہندوستانی برصغیر اور خطے کے لئے اس کے مضمرات پر زور دیا۔

دو روزہ کانفرنس کا اختتام جے این یو کے پروفیسر الکا آچاریہ کے ذریعہ پیش کردہ اختتامی گفتگو سے ہوا ، جنھوں نے علاقائی مطالعات پر ازسر نو غور کرنے اور معاشرتی علوم ، زبانوں اور پالیسی علوم کے مابین توازن لانے کے طریقوں پر بات چیت کی۔

پروفیسر بہیرا نے معاصر سیاق و سباق میں خاص طور پر مطالعات چین اور عمومی طور پر علاقائی تحقیق میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت پر زور دیا۔

چتاراج نے تمام شرکاء کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر نجمہ اختر کا بھی شکریہ کا ادا کیا کہ انھوں نے اتنا اچھا پروگرام منعقد کرنے کے لئے وسائل فراہم کئے۔

احمد عظیم
پی ار او-میڈیا کوآرڈینیٹر